شاہ ولی اللہؒ کی طبیعت مسلمانوں کی سیاسی پستی و ابتری سے مستقل پریشان اور کسی ایک صورت کے لئے برابر متفکر رہے۔ آپ احمد شاہ درانی کے حملوں سے تلخ تجربات سے واقف تھے۔ وہ کئی بار ہندوستان میں آکر امن وامان کی صورت حال وغصب کرکے اور ظلم وستم اور قتل وغارت گری کرکے گیا تھا، اس کے باوجود آپ نے مجبور ہو کر ہندوستان آنے اور حملہ کرنے کی دعوت دی۔ وہ امن وامان اور سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "اس زمانہ میں ایسا بادشاہ جو صاحب اقتدار اور شوکت ہو، اور لشکر مخالفین کو شکست دے سکتا ہو، دوراندیش وجنگ آزما ہو، سوائے ان جناب کے کوئی اور موجود نہیں ہے۔"

ایک دوسرے مکتوب میں احمد شاہ درانی کو ہمت بندھاتے ہوئے لکھا کہ "

"قوم مرہٹہ کو شکست دینا آسان کام ہے۔ بشرطیکہ غازیانِ اسلام کمر ہمت باندھ لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوم مرہٹہ خود قلیل ہے لیکن ایک گروہ کثیر ان کے ساتھ ملا ہوا ہے، ایک گروہ میں سے ایک صف کو بھی اگر درہم برہم کر دیا جائے تو یہ قوم منتشر ہو جائیگی اور اصل قوم اسی شکست سے کمزور ہو جائے گی، چونکہ یہ قوم قوی نہیں ہے اس لئے اس کا تمام تر مقصد کثیر فوج جمع کرنا ہے جو چیونٹیوں اور ٹڈیوں سے زیادہ ہو، دلاوری اور سامانِ حرب کی بہتات ان کے پاس نہیں ہے۔" [1]

بسر دست یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ شاہ ولی اللہ نے اس خوف ومایوسی کی فضا میں امن وامان کی ساخت کو برقرار رکھنے کے لئے انتھک اور غیر معمولی کوشش

---

[1] المصدر المتقدم ص ۳۱۸

کی، ایسی کوشش اور قومی ہمدردی کا جذبہ ایک ایسی شخصیت کا امتیاز ہو سکتا ہے جسے خداداد نعمت علمی، اور ذہن و فکر کی صلاحیت بدرجۂ اتم حاصل ہو گی۔ شاہ ولی اللہ کے زمانے میں جو سیاسی ابتری، انارکی اور افراتفری تھی۔ امت مسلمہ عامہ کو جو خطرہ اپنوں اور غیروں سے لاحق تھا، اور اداسی و مایوسی کا جو سماں اور فضا مسلمانوں کے لئے کرب سیاست کے حدود تک تھی، اس کا اندازہ ایک تاریخ داں اور اس سے واقف کار فرد ہی لگا سکتا ہے۔ اگر آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اسی مایوسی و خوف و ہراس کی فضا میں تحلیل ہو جاتا، لیکن شاہ ولی اللہ نے جو عظیم خدمت انجام دی وہ لائق ستائش اور آپ کی شخصیت فخر و مباہات کے قابل ہے۔ (ختم شد)

ہفت تماشائے مرزا قتیل

اٹھارویں صدی عیسوی میں شمالی ہند کی تہذیبی سرگرمیاں، سیاسیات شعر و شاعری مذہبی تحریکات اور سماجی رسوم کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے بے نظیر ذخیرہ

اصل کتاب مرزا محمد حسین قتیل کے قلم سے فارسی میں تھی۔ ڈاکٹر محمد عمر استاذ شعبۂ تاریخ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی نے اس کو اردو ترجمہ کر کے اردو داں حضرات کے لئے قابل استفادہ بنا دیا ہے۔

قیمت غیر مجلد =/15 مجلد =/25

بہرام سقّا

ڈاکٹر شمس الدین صدیقی، شعبۂ فارسی، مہاراجہ سیاجی راؤ یونیورسٹی، بڑودہ (گجرات)

ابوالفضل کے قول کے مطابق درویش بہرام سقا ترک الاصل ہے۔ اور بیات قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ حاجی محمد خبوشانی کے شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اور خدا پرست شخص تھا۔

وہ عہدِ ہمایونی میں ہندستان آیا۔ شہنشاہ اکبر کی شان میں اس نے جو مدحیہ قصاید کہے وہ خاصی تعداد میں اس کے دیوان میں ملتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اکبر اس پر مہربان تھا۔ بہرام آگرہ میں اپنے کچھ شاگردوں کے ساتھ لوگوں کو پانی پلایا کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب اس کے روحانی پیشوا کا ایک شاگرد ہندستان آیا تو جو کچھ اس کے پاس تھا وہ سب اس نے اس کی نذر کر دیا اور پاپیادہ سیلون کے لئے روانہ ہوا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے سیلون میں وفات پائی جبکہ دوسرے حضرات کا خیال ہے کہ اس کا انتقال راستے میں ہی ہو گیا۔ صاحبِ تذکرہ صحفِ ابراہیم کا بیان ہے کہ انھوں نے سقا کا مقبرہ بنگال میں بردوان کے مقام پر دیکھا ہے۔

ملا عبدالقادر بدایونی کہتے ہیں کہ سقا نے اپنے کلام کے کئی دیوان مرتب کئے تھے لیکن اس نے اپنے آپ ہی ان کو ضائع کر دیا جبکہ اس کا جو دیوان دستیاب ہے وہ بھی کم ضخیم نہیں ہے۔

اپنے دیوان میں شاعر کہتا ہے کہ وہ اکبر کے دربار میں حاضر ہوتا تھا اور شہنشاہ کی عنایات اسے حاصل تھیں:

من و درد لیشی را یا شہریاری
در ایام جنون افتادکاری
عجب فرخندہ شاہی سرفرازی
ہمایون طلعتی مسکین نوازی
شہنشاہی کہ بود انعام او عام
جلال الدین محمد اکبر ش نام
مرا بر آستانِ او گذر بود
برحمت سوی من اور انظر بود
بہ تختِ آگرہ منزل بود او را
مراد از تخت حاصل بود او را
برای پایہ تخت بادشاہی
بنام دہلی آمد دین پناہی

اس کا انتقال ۹۷۰ھ (۱۵۶۲ء) میں ہوا، جس کی تصدیق درج ذیل تاریخ سے ہوتی ہے جو اس کے دیوان میں شامل ہے۔ اس کے دیوان کا یہ مخطوطہ خدابخش اورنٹیل پبلک لائبریری، پٹنہ میں محفوظ ہے۔ ملاحظہ ہو:

بہرام کہ بود شہرہ درستائی ______ بی حیلہ و بی دقی
بود عالم علم دینی و دنیائی ______ ناخواندہ سبق
در صدر وصفت ادبرفت از عالم ______ در کشور
زد خیمۂ انس بر در یکتائی ______ شد واصل حق

امیر کا دیوان درج ذیل اصناف پر مشتمل ہے :-

غزلیات:-

غزلیات حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہیں (پہلی دو غزلوں کے علاوہ) پہلی غزل درج ذیل شعر سے شروع ہوتی ہے!

در آئینہ روی تو دیدیم ہویدا
سری کہ نہان بود تقدس و تعالی

مسدسات:-

آغاز،

السلام ای روضہ ات بر اہل دین دارالسلام
حاجیا مرا کعبۂ کویت بود بیت الحرام

مخمسات:-

آغاز،

خدا را بر مسکین بہ بخشا ای شہ عالم
کہ شد حال دلم از زلف تو آشفتہ و درہم

قطعات:-

زیادہ تر قطعات اہم شخصیتوں کی تاریخ وفات سے متعلق ہیں مثلاً شاہ قاسم، قاسم انوار، شیخ جلال، خواجہ میرک، ملا احمدی اور شاہ برہان وغیرہ پہلے قطعہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:-

وفا چو نیست دلا در جہان بی بنیاد